رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۱

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (الآیۃ) ۔ کُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ (الحدیث)

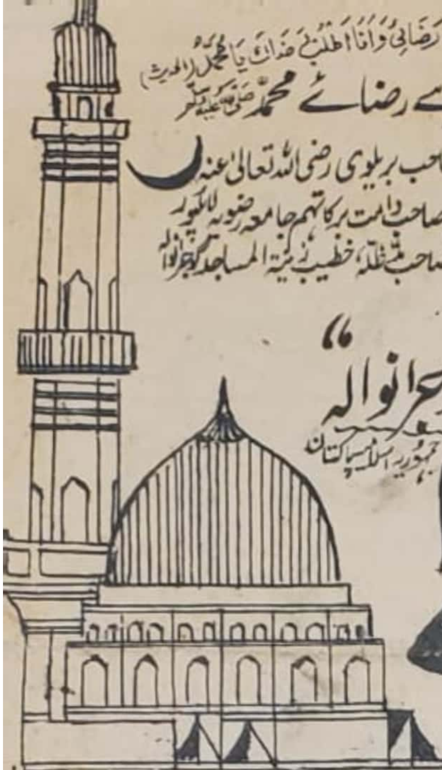
۴۸۶
۹۲

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۔ خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیاد گار اعلحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولٰنا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیر سرپرستی امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب دامت برکاتہم جامعہ رضویہ لائلپور

بظل عنایت محب مصطفےٰ پیکر صدق و صفا حضرت مولٰنا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ خطیب زینۃ المساجد گوجرانوالہ



"اہل سنت و جماعت کا واحد ہفت روزہ"

رضائے مصطفےٰ

گوجرانوالہ
جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

مدیر: محمد حفیظ نیازی ۔ فی پرچہ ۲ر ۔ سالانہ چندہ پانچ روپے

جلد ۱ ★ جمعۃ المبارک ۲۳ شوال المکرم مطابق ۲۴ مئی ۱۹۵۷ء ★ شمارہ ۷

بڑی عزت خدا کے ہاں "رضائے مصطفےٰ" کی ہے

از
شیر اسلام، فخر اہل سنت، رئیس التقریر والتحریر حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب مدظلہ مدیر ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں

جو مرضی مصطفےٰ کی ہے وہی مرضی خدا کی ہے ۔ بڑی عزت خدا کے ہاں رضائے مصطفےٰ کی ہے

رضائے مصطفےٰ کو دیکھ اگر تو اہل سنت ہے ۔ کہ اس کو دیکھنا سنت جناب کبریا کی ہے

یہ اجرائے "رضائے مصطفےٰ" اک کارنامہ ہے ۔ کہ یہ سنت خدا کی اہل سنت نے ادا کی ہے

لب احمد کے ہلتے ہی اجابت دوڑتی آئی ۔ خدا نے پوری کر دی جو محمد نے دعا کی ہے

برابر عرش کے ممکن نہیں ہے فرش ہو جائے ۔ کہاں آقا کہاں بندہ وہ نوری ہیں یہ خاکی ہے

بے دینیت کے سارے پیچ ڈھیلے کر دیئے جس نے ۔ وہ کاری ضرب اعلحضرت احمد رضا کی ہے

یہ غازی دین کے کب ہیں؟ کھلاڑی میچ کے سب ہیں ۔ کبھی تلوار تھی جس ہاتھ میں اب اس میں ہاکی ہے

بشیر اللہ کو محبوب ہے محبوب کی سیرت
شریعت جس کو کہتے ہیں وہ نقل ان کی ادا کی ہے

رضائے مصطفٰے رب کی رضا ہے * جو یہ چاہے وہ بیشک باخدا ہے

ہفت روزہ

رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

۲۳ر شوال المکرم ۱۳۷۶ ہجری

شیخ التفسیر حضرت مولانا الحاج مفتی احمد یار خانصاحب گجراتی مدظلہٗ کا

بصیرت افروز بیان

گوجرانوالہ: ۲۸ر رمضان المبارک کو بعد نماز عشاء مسجد متصل پل لکڑ والا میں حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ کا بصیرت افروز بیان ہوا۔ اسلامیان گوجرانوالہ کے اس اجتماعِ عظیم سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے کئی اہم نکتے بیان کئے اور کئی مسائل حل فرمائے۔ فضائل رمضان المبارک کے علاوہ آپ نے اپنی تقریر دلپذیر میں شانِ رسالت بیان کرتے ہوئے فرمایا "انسان فقط عبادت کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اس کی عبادت یا اعمال دربارِ رسالت میں مقبول نہ ہوں۔ جان لو کہ یہ سب آقا و مولیٰ۔ مدینہ کے والی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ و کرم کا ہی نتیجہ ہے کہ ہماری رسائی دربارِ الٰہی میں ہو سکتی ہے۔ اور ہمارے اعمال مقبول ہو سکتے ہیں۔ شیطان کو دیکھو کتنی عبادت کی۔ معلم الملکوت رہا مگر جب شانِ نبوت و خلافت میں گستاخی کی دربارِ رب العزت سے راندہ گیا۔

نوٹ کی مثال دیتے ہوئے آپ نے فرمایا "خالی کاغذ بھی ایک کاغذ ہے اور نوٹ کا کاغذ بھی بظاہر ایک ایسا ہی کاغذ۔ مگر ایک خالی کاغذ کا ٹکڑا کچھ قیمت نہیں رکھتا۔ جبکہ ایک نوٹ کا کاغذ جس پر گورنمنٹ کی مہر لگی ہوئی ہوتی ہے ایک روپیہ سے ایک سو روپیہ تک کی قیمت پاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی لازم ہے کہ ہم بھی اپنے اعمال پر اپنی نماز پر اپنے حج و زکوٰۃ و روزہ پر نام محمد اور غلامیٔ مصطفٰے (علیہ التحیۃ والثناء) کی مہر لگوائیں۔ تاکہ یہ بھی قیمت پائیں۔"

فرمایا "میدانِ جنگ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صفیں درست فرما رہے ہیں کہ کفار میں سے ایک کافر کی نظر حضور پر پڑی۔ کافر نے اپنے ساتھیوں سے استفسار کیا کہ مسلمانوں کی صف میں یہ (سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام) کون ہیں۔ ان کا نام کیا ہے؟ اسے جواب ملا کہ انہی کی وجہ سے تو یہ سب جھگڑا ہے۔ یہ کہتے ہیں "اسلام لاؤ۔ کلمہ پڑھو۔ جہاد کرو۔ شہادت پاؤ گے تو جنت جاؤ گے۔ سلامت رہے تو غازی کہلاؤ گے"۔ کافر کے دل میں جمالِ پاک کا نظارہ گھر کر چکا تھا۔ فوراً بارگاہِ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا "اگر میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد کروں تو کیا جنت میں جاؤں گا؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پہلے کلمۂ ایمان پڑھو پھر جہاد کرو۔ تو جنت ملے گی"۔ کافر اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوا اور میدانِ جنگ میں چلا گیا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں جامِ شہادت نوش فرما لیا۔ جس وقت جنگ ختم ہوئی اور شہداء کی لاشیں اکٹھی کی گئیں تو شہداء کی ان لاشوں میں یہ نومسلم شہید بھی پایا گیا" رضی اللہ عنہ

فرمایا "مسئلہ یہاں سے یہ نکلا کہ ایک کافر تمام عمر جہالت و گمراہی میں مبتلا رہا۔ مگر قضا سے تھوڑی دیر قبل اسلام لایا۔ جہاد کیا اور جنت میں چلا گیا۔ نہ اتنی عبادت کی نہ روزے رکھے ایک ہی دن میں ایمان لایا۔ اسلام لایا۔ مومن بنا۔ صحابی بنا۔ غازی بنا اور شہید بنا۔ دیکھا انہیں اپنے آپ کو دامنِ رسالتمآب سے وابستہ کرنے سے کیا پھل ملا۔ زمین چاہے کتنی اچھی ہو گندم بھی بہترین ہو لیکن اگر بارش وقت پر نہ ہو تو سب بے سود ہے۔ اسی طرح ہمارے اعمال خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں جب تک نبوت کی بارش نہ ہو گی مقبول نہ ہوں گے۔

قرآنِ پاک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا "قرآن پاک کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ قرآن کے معنی ہیں جمع کرنے والا۔ انسان کے علاوہ ہر مخلوق آپس میں مشابہ ہے مگر حضرت انسان اس کے خلاف آپس میں مختلف ہے۔ دیکھو پنجابی۔ سرحدی۔ بنگالی۔ سندھی۔ عربی۔ ہندی سب کے لباس۔ طعام، زبان اور طریقِ زندگی الگ الگ ہیں۔ کوئی ایسی صورت نہ تھی کہ یہ بکھرے ہوئے بندے جمع ہوتے لیکن قرآن پاک نے ان سب کو جمع فرما دیا۔ اور ان کا نام رکھا مسلمان۔ ھو سماکم المسلمین جیسے کہ شہد مختلف باغوں کے رنگ برنگ پھولوں کا رس ہے مگر ان سب رسوں کے مجموعہ کا نام شہد ہے۔ اسی طرح مسلمان عرب کے ہوں یا عجم کے، شام کے ہوں یا یمن کے ایران کے ہوں یا ہند کے سب مسلمان ہیں۔ مسلمانی کی صف میں کسی کا امتیاز نہیں۔ اللہ کی کتاب نے اللہ کے بندوں کو جمع فرما دیا اور ایک بنا دیا۔"

فرمایا قرآن پاک پڑھنے والا قاری اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والا صحابی ہوتا ہے۔ آج ایک شخص حاجی ہو سکتا ہے۔ قاری اور قاضی ہو سکتا ہے۔ نمازی اور غازی ہو سکتا ہے۔ مگر صحابی ہونا محال ہے۔ کیونکہ حضور قرآن تو ہم کو دے گئے مگر دیدار کی نعمت ساتھ لے گئے۔

فرمایا "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہوں نے دنیا میں اس کی خاطر باجے گاجے سے گریز کیا ناچ اور گانے سے دور رہے۔ فواحش و منکرات سے صبر کیا۔ خرافات و بکواسات سے محفوظ رہے فرمائے گا۔ "اے جنتیو! تم نے ہماری خاطر ان چیزوں سے صبر و گریز کیا لہٰذا اس کے بدلے میں ہم آج تمہیں ایسی نعمت دیتے ہیں۔ جس کے سامنے وہ تمام ہیچ۔ بیہودہ اور بے کار ہیں۔"

وصلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

مراسلات

اظہارِ حقیقت

شیرِ پنجاب مولانا محمد عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل

مکرمی مدیر "رضائے مصطفٰے" سلام مسنون۔ ۹ر شوال المکرم کے شمارہ رضائے مصطفٰے میں فقیر کے متعلق ہفت روزہ اخبار الاعتصام کی بیانی کا علم ہوا۔ الاعتصام کا یہ کہنا کہ میں جمعیۃ المحدیث کوٹلی (آزاد کشمیر) کے صدر سے گفتگو کرنے پر کسی صورت میں رضامند نہ ہوا سراسر جھوٹ ہے فقیر چاہتا ہے کہ اصل واقعہ بیان کرے تاکہ احبابِ اہل سنت حقیقتِ حال سے آگاہ ہو جائیں۔ باقی رہے مخالفین، ان کا تو کام ہی بے پر کی اڑانا اور انتشار پھیلانا ہے مولیٰ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ واقعہ یہ ہے کہ فقیر شعبان المعظم میں تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں کوٹلی پہنچا اور وہاں محبوبانِ خدا تعالیٰ کی برکت سے خوب مدلل و کامیاب بیان ہوا۔ اپنے جلسۂ اہلسنت میں اپنا مسلک بیان کیا۔ مگر نامعلوم مخالفین کو کیا سوجھی کہ وہ ۲۴ر شعبان بروز بدھ چند آدمی ساتھ لے کر آئے اور کہنے لگے کہ ہم غنیۃ الطالبین (غوث پاک کی کتاب) پر مناظرہ کریں گے۔ اس وقت غنیۃ الطالبین میرے پاس موجود تھی میں نے کہا کہ پہلے ایک اصولی بات طے ہونی چاہیئے۔ یہ بتاؤ کہ کیا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ حضرات مانتے ہیں اور ان کی کتابوں پر عقیدہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مانتے ہیں اور ان پر عقیدہ رکھتے ہیں (جبھی تو مناظرہ کیلئے کہا) اس پر فقیر نے عرض کیا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ "نماز تراویح سنت نبی پاک ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ تراویح بیس رکعت ہیں"۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۸۶-۴۸۹) مگر آپ حضرات آٹھ رکعت پڑھتے ہیں اور بیس رکعت تراویح کو خلاف سنت و بدعت کہتے ہیں اور تقریروں تحریروں میں غوث پاک کی غنیہ میں بیان فرمودہ بیس رکعت کی شد و مد سے مخالفت کرتے ہیں۔ نیز حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب فتوح الغیب شریف کے سولھویں مقالہ میں فرماتے ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ (انبیاء تو انبیاء علیہم السلام) اپنے اولیاء و مقربین کی بھی ایک جماعت کو اپنے فضل و عطا سے مقامِ کن کا مالک بنا دیتا ہے۔ وہ حضرات جس چیز کو کن (ہو جا) فرماتے ہیں تو وہ فیکون ہو کر رہتی ہے ع تھامتے ہیں ترے جو تکیے وہ ہو کر رہتی بتایئے اے جماعت مخالفین کیا آپ لوگ اولیاء کرام علیہم الرضوان کے ان تصرفات اور اختیارات کو مانتے ہیں (مان جائیں تو کفر و شرک کے فتوے کدھر جائیں) اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پاک اور آپ کی کتاب پر تمہارا ایمان ہے؟ اگر تم واقعی مانتے ہو اور اپنی بات میں سچے ہو تو لکھ دو کہ "ہمارا غوث پاک کے ان ارشادات (بیس رکعت سنت تراویح اور تصرفات و اختیارات اولیاء) پر ایمان ہے اور ہم اپنے پہلے مذہب سے توبہ کرتے ہیں اور ناپاک عقائد پر لعنت بھیجتے ہیں اور اگر آپ اسے نہیں مانتے آپ کے دل اور زبان میں یکانگت نہیں تو حضور غوث پاک اور آپ کی پیاری کتاب کا نام لے کر کیوں لوگوں کو مغالطہ دیتے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ فقیر کا یہ کہنا تھا کہ مخالفین کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور وہ دم خود ہو کر رہ گئے اور حاضرین نے ان کی اس دو رنگی و جھوٹ کو دیکھ کر حیرت و تعجب کا اظہار کیا۔ اور وہ حضرات اپنا سا منہ لے کر تشریف لے گئے بمصداق ع جان بچی لاکھوں پائے۔ اتنی سی بات تھی جسے الاعتصام نے افسانہ کر دیا ع ہشیار باش مرد مومن ہوشیار

نقلمگسِ دربار قادریہ رضویہ الفقیر محمد عنایت اللہ خطیب جامع مسجد اہل سنت و جماعت۔ سانگلہ ہل

فخرِ ملت مجاہدِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا فضلِ حق صاحب خیر آبادی علیہ الرحمۃ

از حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی ایڈیٹر "پاسبان" الٰہ آباد

۱۰ر مئی بروز جمعہ ۱۹۵۷ء کو پاکستان میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی یادگار منانے کے موقع پر اخبارات و رسائل کے خاص نمبروں میں جنگ آزادی میں حصہ لینے اور ظالم انگریز سے نبرد آزما ہونے والوں کی فہرست میں حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی نمایاں طور پر لکھا ہوا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اہل سنت کی اس عظیم شخصیت کے حالاتِ مبارکہ ذرا تفصیل کے ساتھ پیش کریں تو وہ علم دشمن مغرب زدہ افراد جو کہتے ہیں کہ علماء نے کبھی کوئی قابل فخر کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ یہ سست لوگ ہیں کام کرنے والے نہیں۔ یہ صرف حجرہ مسجد میں ہی بیٹھنا جانتے ہیں" اور وہ لوگ جو محض عناد کی وجہ سے لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند و بریلوی اہل سنت نے کبھی کچھ نہیں کیا۔ نہ انگریز سے ٹکر لی نہ تحریک آزادی میں حصہ لیا۔ نہ اسلامی سیاست میں کوئی سرگرمی دکھائی" وغیرہ ذالک من الخرافات) ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ آنکھیں کھول کر یہ مضمون پڑھیں اور دیکھیں کہ علمائے اہل سنت نے دین و ملت کی کیسی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں یہ حقیقت ہے کہ علمائے اہل سنت نے ہر موقع پر جو مخلصانہ، مجاہدانہ قربانیاں پیش کی ہیں۔ اہل سنت کے مخالفین کی (زبانی غوغا آرائی کے سوا) فریبکارانہ کاروائیوں کو ان سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ ذیل کا اہم تاریخی مضمون اگرچہ حضرت علامہ خیر آبادی سے متعلق ہے مگر ضمناً بعض دیگر اجلہ علماء و مجاہدین اہل سنت کا ذکر بھی اس میں موجود ہے۔ (ادارہ)

"ولادت اور نسب"

علامہ فضل حق خیر آبادی سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۷ء میں اپنے آبائی وطن خیر البلاد "خیر آباد" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد "مولانا فضل امام" خیر آبادی علماء عصر میں ممتاز اور علوم عقلیہ کے اعلیٰ درجہ پر سرفراز تھے۔ مولانا کے والد مولانا محمد ارشد ہرگام سے خیر آباد آکر سکونت پذیر ہوئے مولانا فضل حق کا سلسلہ نسب تینتیس واسطوں سے خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے

"حالات مولانا فضل امام خیر آبادی علیہ الرحمۃ"

"تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

علامہ فضل حق خیر آبادی کی تاریخ تشنۂ تکمیل رہ جائیگی اگر علامہ کے والد محترم مولانا فضل امام خیر آبادی کی تاریخ نہ پیش کی جائے۔ اس لئے مختصراً مولانا کی تاریخ درج کی جاتی ہے۔ مولانا فضل امام بڑے طباع اور ذہین تھے۔ مولانا سید

عبدالماجد کرمانی، خیر آبادی کے ارشد تلامذہ سے تھے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ انہی سے حاصل کئے۔ میر زاہد رسالہ اور میر زاہد ملا جلال پر حواشی لکھے اور بھی بیسیوں مفید اور معرکۃ الآراء کتابیں لکھی ہیں۔ جن کا نام معلوم ہو سکا درج کی جاتی ہیں۔

متعلق ہیں مشہور تصنیف "مرقات" ہے جو تمام مدارس عربیہ میں داخل نصاب ہے۔ "میر زاہد رسالہ" "میر زاہد ملا جلال" اور "افق المبین" پر حواشی لکھے۔ "تلخیص الشفا" "تلخیص الشفا کی شرح" اور "آمد نامہ" تصنیف کیا۔ ان میں سے بعض کتابیں غیر مطبوعہ ہیں۔ جن میں سے بعض یونیورسٹی علی گڑھ اور لائل پور اور بعض عبیداللہ خاں رئیس ٹونک کے کتب خانے میں موجود ہیں علمی قابلیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ ایک جانب شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کا ڈنکا منقولات میں بج رہا تھا اور دوسری طرف اسی دہلی میں مولانا فضل امام کے معقولات کا سکہ چل رہا تھا۔ طلباء دونوں دریاؤں سے سیراب ہو رہے تھے۔

مولانا محمد ارشد اور زیارت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا روحانیت میں بھی بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ آپ کے والد شیخ محمد ارشد مولانا احمد ابن حاجی صفت اللہ محدث خیر آبادی سے بیعت تھے۔ آپ کا ایک صاحبزادے عالم جوانی میں انتقال کر گئے۔ باقی باقتضائے عمری احکام شرعیہ کے پابند نہ تھے۔ اس لئے مولانا ارشد صاحب علیہ الرحمۃ کو تشویش رہتی تھی۔ پیر و مرشد کی خدمت میں عالم اضطراب و بے چینی میں حاضر ہوئے۔ پیر نے دعا کی۔ شب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ سرور کائنات روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے باغ میں تشریف لائے اور بیل کے درخت کے نیچے وضو فرمایا اور بعد نماز فرمان ... پیر و مرید دونوں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے چلے راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے کو بشارت کا حال بتایا۔ وہیں سے دونوں باغ میں پہنچے تو دیکھا کہ مقام معہود پر وضو کا یعنی پانی کی تری موجود تھی۔ ایک عرصہ تک لوگ اس جگہ کی زیارت کرتے رہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاجدار اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۳۰۹ھ میں لے کر اس مقام کی زیارت کیلئے بریلی سے خیر آباد پہنچے اور مولانا حسن بخش کے یہاں مہمان ہوئے ... اب وہ ظرف باقی ... سکتا ... میں ... ہیں ...

... علامہ مفتی سید ال... تاریخ ولادت ... عبدالقادر۔ اور مولا... فضل حق کے ہم سا... کر لئے گئے۔ جا... میں وفات پائی ...

پرچۂ "خوشتر رضائے مصطفٰے"

از مفتی ضیاء الدین صاحب جہاجم کشمیر

گشت شائع در رضائے مصطفٰے — پرچۂ "خوشتر" رضائے مصطفٰے
اندریں مضمر تعالی اللہ خوشا — سر بسر بیشک رضائے مصطفٰے
فی العیاں زیرا دارت اہل حق — شد عیاں حقا رضائے مصطفٰے

ایں صلائے عام بہر نکتہ داں — در حقیقت خوش ندائے مصطفٰے
ایکہ از یک یک حروفش فہم کن — ہست بازعان صدائے مصطفٰے

انقیادش لازم است بر اہل دل — تا بعش زیر لوائے مصطفٰے

ماسوی اللہ ہر چہ ہست در این و آں — در ظہور آمد برائے مصطفٰے
انحرافش اے ضیاء دیوانگی است
کے سزد ایں از گدائے مصطفٰے

...ے دریغا قدوۂ ارباب فضل ؛ کرد سوئے جنت الماویٰ خرام
...ل راوت از پئے کسب شرف ؛ جست سالِ فوت آں عالی مقام
...رۂ ہستی خراشیدم نخست ؛ تا بنائے تخرجہ گردد تمام

گفتم اندر سایۂ لطفِ نبی
باد آرامشگہِ فضلِ امام
۱۲۴۰ ہجری

...علامہ فضل حق کی تعلیم و تربیت

علامہ نے آنکھ کھولی تو گردو پیش علم و فضل اور امارت
...ریاست کو جلوہ گر دیکھا۔ یہی وجہ تھی کہ علامہ کے صاحبزادے
...۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے بعد مادی ریاست سے محروم ہو کر
...ھی مستغنی اور کوہ وقار رہے۔ ہندوستان کے مشہور مردم قصبات
...ر خیر آباد کا نام بھی صدیوں سے رہا ہے۔ شاہی زمانہ میں کمشنری
... پایۂ تخت بھی رہ چکا ہے۔ بڑے بڑے نامور علماء و مشائخ کے
...زارات آج بھی زیارت گاہ خلائق ہیں۔ علامہ فضل حق خیر آباد سے
...ں پہنچے تو ایک سے ایک بڑھ کر باکمال نظر آئے۔ مفسرین۔
...محدثین۔ فقہا۔ فلاسفہ۔ اولیاء۔ شعراء جس طبقے پر نگاہ
...ڈالتے سب ہی موجود تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا فضل امام
...مکان کے علاوہ ہاتھی اور پالکی پر بھی دربار آتے جاتے وقت ساتھ
...ٹھا کر درس دیتے تھے۔ اور صغر سنی ہی میں معقولات میں اپنا
...سا یگانۂ روزگار بنا لیا تھا اور منقولات کی تحصیل کے لئے
...شاہ عبد القادر محدث رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ
...کی درس گاہ میں پہنچا دیا۔

شاہ عبد العزیز صاحب کی کرامت

حضرت مولنا لطف اللہ صاحب علیگڑھی اس کے راوی
...ہیں کہ ایک روز علامہ فضل حق اور مفتی صدر الدین یہ باتیں کر رہے
...تھے کہ اس خاندان کے لوگ فقہ تفسیر وغیرہ تو جانتے ہیں مگر
...معقولات نہیں جانتے ہیں۔ یہ دونوں ابھی شاہ صاحب تک
...پہنچے بھی نہ تھے کہ شاہ صاحب نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ
...ایک بوریہ مسجد سے باہر صحن میں ڈال دو اور ایک مسجد کے اندر بچھا
...دو۔ اور جب فضل حق اور صدر الدین آگئیں تو انکو صحن میں بٹھا
...کر آنے پر شاہ صاحب تشریف لائے۔
... [illegible]
...ل چاہتا ہے۔ آج کچھ
...ں مرد میدان ہو کر بیٹھ
...قوی پہو تم لے لو اور
...انشا ھما ۔ د
...انشا ھما
...عتراف کرنا
...ر اساتذہ کی
...ستاد اور
...ضروری ہے۔
(باقی آئندہ)

...خوش خط لکھئے ★

اہلِ سُنّت وجماعت کو مژدۂ جانفزا

ایک ترجمہ ــــــــــ چار تفسیریں ★

ملتِ اسلامیہ پر اعلحضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احسانات میں سے ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ فرما کر ایک بہت بڑے خلا کو پُر فرما دیا۔ یہ ترجمہ شریف اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وہ ترجمہ ہے جو خود بخود پیدا ہونے والے اشکال کو حل کرتا چلا جاتا ہے۔ اور موجودہ دور میں قرآن پاک کے صحیح مطالب سمجھنے اور ایمان کی حفاظت کرنے کیلئے اس عام فہم اور مستند ترجمہ کا ہر مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ یہ ترجمہ اس نام سے موسوم ہے۔

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

اس ترجمہ کے حاشیہ پر چار تفسیریں ہیں۔ پہلی مشہور ومقبول تفسیر صدر الافاضل۔ استاذ العلماء حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی ہے۔ اس تفسیر کا نام "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" ہے۔ اس ترجمہ و تفسیر کا ہدیہ

غیر مجلد ۱۱ روپے ★ مجلد ۱۳ روپے ★

(۲) "نور العرفان فی حاشیۃ القرآن" یہ دوسری تفسیر حضرت شیخ التفسیر مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب مدظلہ نے لکھی ہے۔ اس تفسیر مع ترجمہ کے ابھی صرف چار پارے شائع ہوئے ہیں۔ باقی زیر طبع ہیں ہدیہ فی پارہ ۱۲ر

(۳) "احسن البیان لتفسیر القرآن" یہ تیسری تفسیر حضرت علامہ مولنا عبد المصطفیٰ صاحب ازہری (ابن صدر الشریعۃ فقیہ امت حضرت مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ) نے لکھی ہے۔ اس تفسیر مع ترجمہ کے ابھی یک جلد صرف پانچ پارے طبع ہوئے ہیں ٹائیٹل رنگین صفحات ۱۹۲ ضخیم ہدیہ صرف دو روپے۔

(۴) "تنویر القرآن علی کنز الایمان" یہ چوتھی تفسیر فقیہ عصر مولانا مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے لکھی ہے۔ اس تفسیر مع ترجمہ کا ابھی صرف ایک ہی پارہ نظر سے گذرا ہے۔

یہ تفاسیر مبارکہ مع ترجمہ شریف نیز علمائے اہل سنت کی دیگر تصانیف اپنے شہر کے کتب خانہ اہل سنت سے طلب فرمایئے۔ یا

مندرجہ ذیل کتب خانوں کی طرف رجوع کیجئے

(۱) سُنی رضوی کتب خانہ شاہی مسجد جھنگ بازار لائل پور (۲) نوری کتب خانہ بازار حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ لاہور (۳) اشرفی کتب خانہ حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ لاہور (۴) مکتبہ القرآن عثمانی کمپاؤنڈ بندر روڈ کراچی (۵) حنفی رضوی کتب خانہ زینۃ المساجد اسلام آباد گوجرانوالہ

مدینہ کے چاند کی پیاری پیاری باتیں

گوجرانوالہ میں جلسۂ اہل سُنّت کی دو راتیں

سنی امین نعرہ اللہ اکبر ہی ہے نعرہ
وعزیز ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر ہی ہے نعرہ
رضی اللہ عنہم

نعرہ کیجئے یا رسول اللہ کا ــــ★ــــ حیّ باقی جس کی کرتا ہے ثناء
مفلسو سامان دولت کیجئے ــــ★ــــ مرتے دم تک اُس کی مدحت کیجئے

شیرانِ اسلام و نامورانِ اہل سُنّت کی آمد :ــــــــ

گوجرانوالہ میں اہل سنت وجماعت کی واحد معیاری دینی درس گاہ مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم (زینۃ المساجد) کا

تیسرا سالانہ اجلاس

انشاء اللہ العزیز ۲۸ر - ۲۹ر شوال المکرم ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۹ر - ۳۰ر مئی ۱۹۵۷ء بروز بدھ جمعرات - نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہو رہا ہے۔ جسمیں مندرجہ ذیل مشاہیر و اکابر علماء کرام اہل سنت وجماعت شرکت فرما رہے ہیں

(۱) حجۃ الاسلام۔ امام اہل سنت محدثِ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب مدظلہ (لائل پور)

(۲) امام المناظرین۔ رئیس المتکلمین خطیب پاکستان حضرت مولانا الحاج علامہ ابو الحقائق محمد عبد الغفور صاحب مدظلہ (وزیر آبادی)

(۳) شیر بیشۂ سُنّت۔ غیظ اہل بدعت۔ مناظر اسلام حضرت مولانا الحاج علامہ ابو عبد الوہاب محمد عمر صاحب مدظلہ (لاہور)

(۴) قاطع بدمذہبیت دافع مرزائیت۔ رئیس التقریر والتحریر حضرت مولانا الحاج علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب مدیر ماہ طیبہ (کوٹلی لوہاراں)

(۵) محب شاہ رسالت۔ صاحبزادہ رشد وہدایت ابن مدیر ماہ طیبہ ثناخوانِ شاہ طیبہ مولوی عطاء المصطفےٰ جمیل سلّمہ (کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

نوٹ: (۱) ہر دو روز جلسہ رات کو بعد نماز عشاء ہو گا۔ ★
(۲) باہر سے تشریف لانیوالے غیر مدعو حضرات کو قیام وطعام کا انتظام خود کرنا ہو گا ★

خدام مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم اہل سُنّت وجماعت زینۃ المساجد اسلام آباد گوجرانوالہ

بزمِ رضائے مُصطفیٰ

دِل شاد بامراد رہیں مہرباں میرے ★ آباد حشر تک رہیں سب قدرداں میرے

اس ہفتہ میں ان حضرات نے "رضائے مصطفیٰ" کے جدید خریدار بنائے اور توسیع اشاعت میں حصہ لیا۔ (جزاھم اللہ احسن الجزاء)

سالانہ خریدار

۱۔ مولانا محمد الیاس صاحب نوشہرہ ورکاں ۱ خریدار
۲۔ مولانا محمد شریف صاحب منڈی وار برٹن ۲ "
۳۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ ۱ "
۴۔ مولانا سید کرم حسین شاہ صاحب چوپالہ سیدان ۱ "
۵۔ چوہدری فضل کریم صاحب گوجرانوالہ ۱ "

اشاعت کنندگان

مولانا محمد ابراہیم صاحب خوشتر گوجرخان ہر ہفتہ ۲۰ پرچے
مولانا غلام رسول صاحب قصور " ۲۰ "
صوفی بنیاد علی صاحب پھلروان " ۲۰ "
مولانا احسان الحق صاحب لائل پور " ۲۰ "

بعض مکتوباتِ گرامی

حضرت مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ صاحب

خطیبِ اعظم راولپنڈی

سلام مسنون: بحمدہٖ تعالیٰ ہفت روزہ پرچہ "رضائے مصطفیٰ" کے اجراء نے مسلکِ اہلِ سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک نئی راہ کھول دی ہے میری دلی تمنا ہے کہ آپ کا پرچہ ہفت روزہ کی بندش سے آزاد ہو کر کم از کم سہ روزہ ہو جائے۔ آئندہ ماہ کے سالک میں تبصرہ شائع کیا جائیگا۔ احبابِ اہلِ سنت سے سلام فرما دیجئے بالخصوص حضرت مولٰنا محمد صادق صاحب کو مبارکباد دیجئے اور سلام مسنون پہنچا دیجئے۔ دعاگو:

محمد عارف اللہ قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد راولپنڈی۔

سید محمد شاہ صاحب چک ۱۳۱ ضلع رحیم یار خاں

مکرمی جناب مدیر رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ فقیر آپ کو اور جنابِ مخلصِ ملت واہلِ سنت ابو داؤد مولٰنا محمد صادق صاحب کو اخبار "رضائے مصطفیٰ" کے اجراء پر لاکھوں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ خداوند کریم آپ حضرات کو دونوں جہان میں رضائے مصطفیٰ و جوارِ مصطفیٰ نصیب فرمائے۔ عرصہ سے دلِ سُنیوں کے تنظیمی فقدان کے باعث پریشان تھا۔ اور حیران تھا کہ خدایا کیا وجہ ہے کہ تیرے دین کے محافظ ساحل پر کھڑے ہیں کشتیٔ ملت کو بھنور سے نکالنے کے لئے میدانِ عمل میں نہیں آتے۔ اب اخبار رضائے مصطفیٰ کے اجراء سے دل کو تسلی ہوئی کہ اللہ کریم کی ذات اپنے حبیب کے صدقہ اُس کے جاں نثاروں کو میدانِ عمل کے لئے توفیق دے رہی ہے۔ اخبار رضائے مصطفیٰ حضرت مولٰنا ابو داؤد محمد صادق صاحب کے نورانی پُر درد مخلص قلب کی آواز کا نتیجہ ہے۔ جو آپ نے رسالہ رضوان (۷۔۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء) اور ماہِ طیبہ (نومبر ۱۹۵۲ء) کے ذریعہ مشائخ عظام و علمائے کرام تک پہنچائی تھی۔ جناب مولٰنا کی ذاتِ گرامی سے مجھے مزید تعارف کا موقعہ نصیب نہیں ہوا۔ البتہ آپ کی فطرتِ سعید اس بات کی شاہد ہے کہ آپ (مولٰنا موصوف) گلستانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے پُر نور نورانی معطر گُلوں سے فیض یافتہ ہیں۔ ع

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد

خداوند کریم جناب مولٰنا اور مدیر صاحب کے ارادوں کو مضبوط اور کامیاب کرے۔ اخبار رضائے مصطفیٰ پائندہ باد (سید محمد شاہ مدرسہ منظور محمدیہ چک ۱۳۱ ضلع رحیم یار خاں)

جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ غازیخاں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ایک بڑی کمی کو محسوس کیا۔ جس دن سے اخبار الفقیہ[ع] امرتسر سے بند ہوا۔ اسی دن سے آج تک مسلکِ حقہ کے صحیح ترجمان ہفت روزہ کیلئے دُنیا کی آنکھیں ترس رہی تھیں ع

شکر اللہ کہ باز شاد ایم

عبدالرحمٰن بلاک ۱۲ ڈیرہ غازیخاں

مفتی ضیاء الدین صاحب مہاجر کشمیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا پرچہ رضائے مصطفیٰ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ اس علاقے میں جہاں بے ادب اور گستاخ گروہ کا اژدحام بہ نسبت دیگر بلاد کے زیادہ ہے ایسے پرچہ کا اجراء ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

ع بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

دُعاگو:۔ ضیاء الدین ضیاء ★

رَزم و بَزم

حق گو کے قلم سے

۱۰ مئی ۱۹۵۷ء کو پاکستان میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی صد سالہ یادگار منائی گئی۔ اس موقع پر جلسے ہوئے۔ جلوس نکالے گئے۔ قوالی اور کھیلیں ہوئیں۔ مینا بازار کا اہتمام ہوا۔ (اس سے بڑھ کر جذبۂ حریت کا اور کس طرح مظاہرہ ہو سکتا ہے) آتش بازی و چراغاں کیا گیا۔ اس موقع پر حق گو نے عجیب و غریب باتیں سُنیں اور دیکھیں۔ حق گو نے سُنا کہ جلسوں، جلوسوں، تقریروں، تحریروں میں انگریزوں کی بہت مذمت کی گئی۔ اس کے خلاف غیظ و غضب کا مظاہرہ کیا گیا اور اس کے ظلم و ستم پر نفرت کا اظہار ہوا۔ مگر ایسا کرنیوالے عموماً شکل و صورت۔ لباس و سیرت۔ تہذیب و معاشرت میں پورا پورا انگریزوں کا نمونہ اور ذہنی و عملی طور پر ان کے غلام معلوم ہوتے تھے۔ جن کے متعلق اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ؎

طاقِ دل میں چراغ انگریزی۔ سر کے اندر دماغ انگریزی
چال انگریزی ڈھال انگریزی۔ جسم کا بال بال انگریزی

اگر یہ لوگ واقعی دل سے انگریز کے دشمن ہوتے۔ تو انگریز کی تہذیب و معاشرت کو کیوں اپناتے۔ انگریزی "فیشنوں" میں کیوں گرفتار ہوتے۔ اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا اسوۂ حسنہ چھوڑ کر انگریز کا نمونہ کیوں بنتے ع کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا۔

اسی موقع پر ایک مقام پر جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف مکاتیبِ فکر کے مقررین نے دھواں دھار تقریریں کیں۔ ان مقررین میں بعض مولوی کہلانے والے حضرات بھی موجود تھے۔ ان مقررین کی تقاریر کے اول و آخر اور بیچ میں خوب تالیاں پیٹیں گئیں۔ دیکھئے چاہیئے تو یہ تھا کہ دشمنانِ اسلام و مسلمین سے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے مظلوم بھائیوں کا بدلہ لینے کے لئے مقبول تلوار و مضبوطی کردار و شریعت پر استقرار کی تلقین کی جاتی۔ مگر ہوتا کیا ہے کہ تالیاں بجا کر اسی انگریز کی "سُنت" ادا کی جاتی ہے۔ جس انگریز کے خلاف زبانی پُرجوش لیکچر دیئے جا رہے ہیں جن لوگوں کی دو رنگی کا یہ عالم ہو۔ جن کے قول و فعل میں اتنا تضاد ہو۔ اور جن کا حال کچھ اس قسم کا ہو کہ ؎

پیش آجائے جو مسجد تو نمازی بھی کہی ✲ گر بت جو موقع پہ ملیں دست درازی بھی سہی

ایسے لوگ قوم کی کیا رہنمائی کریں گے۔ بلکہ خود منزلِ مقصود پر کیوں کر پہنچیں گے۔ ع

آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

حق گو نے یہ بھی دیکھا کہ وہ لوگ جو **اولیاءِ کرام کے سالانہ عُرس مبارک**۔ گیارہویں شریف۔ ختم محرم شریف کو بے ثبوت بتاتے۔ ناجائز و ممنوع جانتے ہیں اور تو اور عید میلادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء منانے اور محافل میلاد پاک کے منعقد کرنے پر جن لوگوں کا پارہ شرک و بدعت تیز ہو جاتا ہے جو تاریخ و دن کے تعین کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے ۱۸۵۷ء کی یادگار منانے کے موقع پر پاکستان میں کوئی فتویٰ بدعت جاری نہیں فرمایا۔ نا معلوم ربیع الاول شریف و ربیع الثانی میں استعمال ہونے والا خود ساختہ فتاوے شرک و بدعت کا بارود ۱۰ مئی ۱۹۵۷ء کو کیوں ختم ہو گیا۔ یا پھر جان بوجھ کر اس کی "سپلائی" رد کر دی گئی۔ بلکہ ایسے فتوے جاری کرنے والے حضرات نے خود پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ یادگار منائی، فاتحہ پڑھی۔ بلکہ یادگار منانے کی اپیلیں کیں۔ حق گو پوچھتا ہے کہ کونسا شریعت کا قانون سا ضابطہ ہے۔ جس کے ماتحت میلاد شریف۔ عرس و گیارہویں وغیرہ پاکیزہ افعال ممنوع و حرام ہوں اور ۱۸۵۷ء کی یادگار اور دس مئی ۱۹۵۷ء کا اہتمام کرنا اور انگریزی سن و انگریزی تاریخ و یوم ظفر و یوم آزادی منانا جائز ہو۔ اگر شانِ رسالت و شانِ ولایت سے دُشمنی نہیں تو پھر یہ خود ساختہ امتیاز کیوں روا رکھا جاتا ہے۔ کیا کوئی "توحیدی" مولوی صاحب کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی معقول و منقول وجہ بتا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ع

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں۔

یاد رکھیے!

رضائے مصطفیٰ ہر بدھ کے روز پوری احتیاط کے ساتھ ہر خریدار کے نام روانہ کر دیا جاتا ہے اگر آپ کو ہفتہ کے دن تک پرچہ نہ ملے بلکہ ڈاک چوروں کی نظر ہو جائے تو فوراً دفتر رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ میں اطلاع فرمائیں تاکہ آپ کو دوبارہ پرچہ بھیجا جا سکے دیر سے آنے والی شکایات نہیں سُنی جا سکیں گی۔ (ادارہ)

ع الفقیہ امرتسر کیطرح ایک عرصہ تک ہفت روزہ رضوان لاہور بھی ہفت وار شائع ہوتا رہا (ادارہ)

اہلسنّت وجماعت کی مذہبی تبلیغی خبریں

دولت اسلام سے سرفرازی

۱۴ شوال المکرم :- زینۃ المساجد اسلام آباد گوجرانوالہ میں دو عیسائی عورتوں نے بلا جبر و اکراہ حضرت مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر دولتِ اسلام سے سرفرازی حاصل کی۔ یہ دو عیسائی عورتیں وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کی رہنے والی تھیں۔ ان کا آپس میں ماں بیٹی کا رشتہ تھا۔ بیٹی کی گود میں ایک شیر خوار بچہ بھی تھا۔ زمانۂ عیسائیت میں ماں کا نام دانی۔ بیٹی کا نام نذیر اور بچے کا بشیر تھا۔ قبولِ اسلام کے بعد ان کے نام علی الترتیب عائشہ بی بی۔ فاطمہ بی بی اور محمد بشیر احمد رکھے گئے۔ مولیٰ تعالیٰ استقامت بخشے (آمین)

یکم شوال المکرم کو ایک عیسائی لڑکی مسمات رحیمن بنت کمال نے حضرت الحاج محمد نعمان صاحب امام مسجد نیا محلہ جہلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ اسلام حاصل کیا۔ مولیٰ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔ (نامہ نگار)

مدرسہ منظور محمدیہ چک ۱۳۱ ضلع رحیم یار خاں

مدرسہ منظور محمدیہ اہل سنت وجماعت چک ۱۳۱ (صادق آباد) ضلع یار خان عرصہ تین سال سے جاری ہے اس کی بناء جناب رہبر طریقت سید محمد شاہ صاحب نے رکھی تھی آپ کی برکت سے مدرسہ ہذا کا عملہ نہایت خلیق و قابل اساتذہ کرام و خدام پر مشتمل ہے (نامہ نگار)

مدرسہ انجمن تعلیم الاسلام جہلم

۱۴ شوال المکرم سے مدرسہ انجمن تعلیم الاسلام اہل سنت وجماعت مہاجرین کشمیر شمالی محلہ جہلم کا داخلہ شروع ہے جو ایک ماہ تک کھلا رہے گا۔ مدرسہ ہذا میں دینی مذہبی تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء کا ۱۲ سال یا اس سے کم عمر ہونا لازمی ہے۔ مہاجرین کشمیر کے لاوارث طلبہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ نادار طلباء کے اخراجات کی کفالت مدرسہ کے ذمہ ہے۔ آخر شوال تک داخلہ کی درخواستیں بھیج دیں۔

سید فدا حسین راجوروی نائب ناظم مدرسہ ہذا)

انجمن رضائے مصطفٰے قلعہ دیدار سنگھ کا انتخاب

۱۱ شوال المکرم۔ مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد اہل سنت وجماعت قلعہ دیدار سنگھ کی صدارت میں انجمن رضائے مصطفٰے کا سالانہ انتخاب ہوا۔ دیگر عہدہ داران کے علاوہ صدر چوہدری فتح علی صاحب جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور خزانچی شیخ محمد رمضان صاحب بزاز منتخب ہوئے۔ (نامہ نگار)

علی پور شریف میں جلسہ وعُرس مبارک

۹۔۱۰ شوال المکرم: علی پور شریف میں حضرت امیر ملت سرکار علی پوری علیہ الرحمۃ کا چھٹا عُرس مبارک اور انجمن خدام الصوفیہ کا چودھواں

سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے عقیدتمندان حضرت شاہ جماعت علیہ الرحمۃ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت فرمائی۔ عُرس مبارک کے دو روزہ اجلاس میں جانشین امیر ملت جگر گوشۂ شاہ جماعت حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ محمد حسین صاحب۔ حضرت الفاضل علامہ صاحبزادہ اختر حسین شاہ صاحب حضرت مولانا الحاج علامہ محمد عبدالرشید صاحب حضرت الحاج صاحبزادہ سید بشیر حسین شاہ صاحب۔ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی جناب الحاج ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کی تقاریر قابلِ ذکر ہیں۔

ان حضرات نے اپنی تقاریر میں عقائد اہل سنت وجماعت کی وضاحت فرمائی۔ شانِ رسالت وعظمت صحابہ اور دیگر مسائل پر روشنی ڈالی اور اہل سنت کو گندم نما جو فروشوں سے خبردار کیا دوسری شب تقریباً دو بجے تقریباً ختم شریف ہوا اور صلوٰۃ و سلام و دُعا پر اختتام ہوا۔ ہر روز لنگر کا نہایت وسیع انتظام تھا۔ (نامہ نگار)

علی پور ضلع شیخوپورہ میں تبلیغی جلسہ

علی پور ضلع شیخوپورہ میں حضرت قاری محمد عبدالقدیر صاحب خطیب جامع مسجد اہل سنت وجماعت کی سرپرستی میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شیر اہل سنت حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہ ہل اور مولانا محمد صدیق الرحمٰن صاحب ہزاروی نے تقاریر فرمائیں۔ دیگر نعت خوانانِ خوش الحان کے علاوہ صدر انجمن نعت خواناں صوفی محمد شریف صاحب مجاہد رضوی (خانقاہ ڈوگراں) نے حاضرین کو اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعتیہ کلام سے محظوظ کیا۔

(ابوالفیض عبدالحق)

ترال ضلع جہلم میں گیارہویں شریف کی تقریب

۱۰ شوال المکرم۔ جامع مسجد ترال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں گیارہویں شریف کی تقریبِ سعید پر جناب چن پیر شاہ صاحب کی زیرِ صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت خوانی کے بعد مولانا سید رفیع الدین صاحب نے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور ایصالِ ثواب کے بعد صلوٰۃ وسلام پر اس محفلِ پاک کا اختتام ہوا۔ (نامہ نگار)

گوجرانوالہ میں عظیم الشان جلسہ اہل سنت وجماعت

انجمن غلامانِ مصطفٰے گوجرانوالہ کا تیسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۵-۱۶ شوال المکرم۔ بروز جمعرات جمعہ۔ پرائمری سکول کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں مشاہیر علمائے کرام نے بصیرت افروز تقاریر فرمائیں۔ (نامہ نگار)

اخبار و افکار

صد سالہ یادگار منانے کی اپیل

سیالکوٹ۔ عیدگاہ کربلا شریف میں پروفیسر خالد محمود نے عید الفطر کا خطبہ دیتے ہوئے اپیل کی کہ سیالکوٹ کے عوام تحریک آزادی کی صد سالہ یادگار کو پورے جوش وخروش سے منائیں۔

نوائے وقت ۸ رمئی ۵۷ء

منٹگمری میں جہاد کانفرنس ختم ہو گئی

منٹگمری (ڈاک سے) ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کی صد سالہ سالگرہ کے سلسلہ میں جامعہ رشیدیہ منٹگمری کی سہ روزہ جہاد کانفرنس کل یہاں ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں مرکزی جمعیت العلماء اسلام مغربی پاکستان کے ممتاز عہدیداروں نے ۱۸۵۷ کی جنگِ آزادی کے موضوع پر تقریریں کیں اور ملک کے لئے مخلوط طریق انتخاب کی پُرزور مذمت کی۔ مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم جمعیت نے اپنی تقریر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ جن مسلمان خاندانوں کو جنگِ آزادی میں اپنے ہی بھائیوں کے خلاف لڑنے کے صلہ میں انگریزوں نے وظائف عطا کئے تھے اور وہ اب تک ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اُنہیں ایسے انعامات سے فوری طور پر محروم کر دیا جائے۔ مولانا احمد علی نے اپنی تقریر میں ان علماء کے کارناموں کا ذکر کیا جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں غیر ملکی اقتدار کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ جنگ آزادی کے شہداء کو مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام نے بھی اپنی تقریر میں خراج عقیدت پیش کیا۔

نوائے وقت ۱۴ رمئی ۵۷ء

مظفر گڑھ

جنگِ آزادی کے سورماؤں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ..... جماعت اسلامی کے لیڈروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

نوائے وقت ۱۵ رمئی ۵۷ء

یہ وہی "عالمان و لیڈران" ہیں جن کے نزدیک تاریخ دن کا تعین ممنوع۔ گیارہویں شریف و اولیاء کرام کے سالانہ عُرس مبارک ناجائز۔ بلکہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ عید میلاد منانا اور محافل میلاد شریف کا انعقاد کرنا بدعت و حرام اور بے ثبوت ہے۔ (معاذ اللہ) مگر دیکھئے یہی صاحبان ۱۸۵۷ء کی یادگار کس اہتمام و جوش وخروش سے منا رہے ہیں۔ اور کیا مجال کہ کوئی "مفتی" قریب بھی پھٹک جائے۔

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

خبردار!

"رضائے مصطفٰے" خالص دینی مذہبی اخبار ہے۔ دینی اور رُوحانی مضامین کی تعظیم وتکریم کیلئے اسے حفاظت وادب سے رکھیں اور ردّی میں استعمال ہونے سے بچائیں۔

مدیر طابع وناشر:- محمد حفیظ نیازی: مطبوعہ اصلاح برقی پریس گوجرانوالہ: مقام اشاعت:- دفتر رضائے مصطفٰے چوک دار السلام گوجرانوالہ